اسرائیل کا نیا وزیر اعظم ایہود باراک

کل کا دہشت گرد آج امن کا ضامن ہوگا؟

اسرائیل کے نئے وزیر اعظم اور سابق چیف آف آرمی اسٹاف جنرل ایہود باراک کے حکومت میں آنے کے ساتھ ہی عالمی میڈیا میں مختلف آراء نشر کی جا رہی ہیں۔ اس سلسلے میں زیادہ تر حسن ظن سے کام لیا گیا ہے جو حقیقت سے قریب نظر نہیں آتا۔ عرب اور دوسرے عالمی اخبارات کے نزدیک مسٹر باراک کی اسرائیلی انتخابات میں کامیابی مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی جانب ایک مثبت قدم ہوگا' مگر باراک کے ماضی سے باخبر حلقے اس بات سے پوری طرح آگاہ ہیں کہ نئے اسرائیلی وزیر اعظم کس حد تک مثبت اقدامات کر سکیں گے؟

اسرائیلی نپولین کے نام سے مشہور جنرل باراک فلسطینیوں کے خلاف بے شمار کمانڈو ایکشن کر چکے ہیں جس میں انہوں نے سینکڑوں فلسطینیوں کو ٹھکانے لگا دیا تھا۔ اس پس منظر کے ساتھ اس بات کی توقع کرنا کہ باراک اسرائیلی حکومت میں خوشگوار اضافہ ہے' عبث ہوگا۔

اسرائیلی وزیر اعظم ایہود باراک ۱۹۴۲ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۹ء میں اسرائیلی فوج سے منسلک ہوئے' پھر ۳۷ سال تک اسرائیلی فوج میں خدمات سرانجام دینے کے بعد ایہود باراک ۱۹۹۵ء میں اسرائیلی چیف آرمی سٹاف کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔

ایہود باراک نے مقبوضہ بیت المقدس کی عبرانی یونیورسٹی سے ریاضی اور فزکس میں گریجویشن کیا' اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ چلے گئے۔ جہاں انہوں نے سٹین فورڈ یونیورسٹی سے اقتصادیات کے شعبے میں ایم اے کیا۔ امریکہ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد باراک نے دوبارہ اسرائیل کا رخ کیا۔ انگریزی ادب کی استاد ناوا چوہن سے شادی کی جس سے ان کی تین بیٹیاں ہیں۔

جنرل باراک کا شمار اسرائیل کے کامیاب ترین فوجیوں میں ہوتا ہے۔ جنہوں نے بہادری کے سب سے زیادہ تمغے اور اسناد حاصل کیں۔ باراک کا تعلق اسرائیلی فوج کی کمانڈو یونٹ سے تھا۔ اس لئے انہیں کمانڈو ایکشن اور چھاپہ مار جنگ کا ماہر تصور کیا جاتا ہے۔

اپنی زندگی کے بڑے آپریشن کا آغاز انہوں نے ۱۹۶۰ء میں شام کے علاقے وادی بقاء میں ایک کمانڈو کارروائی سے کیا تھا جس میں باراک نے دوسرے اسرائیلی کمانڈوز کے ساتھ مل کر وادی بقاء میں شامی فوج کی چوکیوں پر شب خون مارا تھا۔ اس سخت کارروائی میں چند اسرائیلی کمانڈوز ہلاک ہو گئے تھے' مگر باراک کامیابی کے ساتھ اپنے ساتھیوں کو لے کر وادی سے نکل آئے۔ یہ مشن 'اسرائیلی نکتہ نظر' سے بڑی حد تک کامیاب رہا تھا۔

باراک کی کمانڈوز یونٹ اسرائیل کی خفیہ ایجنسی موساد کی قاتلانہ کارروائیوں میں معاونت کرتی تھی۔ ۱۹۶۴ء میں موساد نے پیرس میں فلسطینی کاز کے لئے کام کرنے والی چند سربرآوردہ شخصیات کو ٹھکانے لگانا تھا' مگر سیکورٹی انتہائی سخت تھی جس کی وجہ سے موساد کے اسٹیشن نے تل ابیب سے رابطہ کیا جس کے جواب میں اسرائیل سے انتہائی زیرک قسم کے کمانڈوز بھیجے گئے تھے۔ ان میں سے ہی ایک باراک بھی تھے جن کا اس مشن میں' مشن کمانڈر کے بعد نمبر دو تھا۔ رات کے دو بجے کے قریب باراک نے اپنے ساتھیوں سمیت ایفل ٹاور کے جنوب کی جانب تین کلومیٹر کے فاصلے پر واقع فلسطینیوں کی قیام گاہ پر حملہ کر دیا۔ بیس منٹ پر محیط اس مشن کے دوران باراک نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر نو فلسطینیوں کو ٹھکانے لگا دیا تھا۔ اس کارروائی میں موساد کے دو ارکان بھی مارے گئے تھے۔ اس مشن کے بعد باراک اپنے ساتھیوں کے ساتھ فورا سڑک کے راستے اٹلی کے شہر میلانو اور پھر وہاں سے روم

پہنچے جہاں سے انہیں جہاز کے ذریعے تل ابیب پہنچادیا گیا۔

۱۹۷۱ء میں چند فلسطینیوں نے بیلجیئم کی سیبناائرلائن کا ایک طیارہ اغوا کر کے تل ابیب پہنچا دیا تھا۔ اس طیارے میں زیادہ تر اسرائیلی سوار تھے۔ تل ابیب ائرپورٹ پر باراک کی سربراہی میں ایک کمانڈو ایکشن کیا گیا۔ باراک نے مہارت کے ساتھ طیارے کا دروازہ کھولتے ہوئے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہائی جیکروں پر حملہ کر کے انہیں قابو کر لیا کارروائی اتنی مہارت اور تیزی کے ساتھ کی گئی کہ کسی کو بھی اپنی جگہ سے ہلنے کا موقع نہیں ملا اور یوں یہ طیارہ تل ابیب پہنچادیا گیا۔ جس میں سوار تین فلسطینیوں کو گرفتار کر کے اسرائیلی جیل میں ڈال دیا گیا۔

دہشت گردی کی اس واردات میں باراک کو فوج کا اعلیٰ ترین اعزاز دیا گیا تھا۔ اس کارروائی کے بعد بے بی فیس باراک نے ایک لڑکی کے روپ میں بیروت فردان پر واقع پی ایل او کے ایک مرکز میں تین فلسطینی لیڈروں

اسرائیلی نپولین کے نام سے مشہور جنرل باراک فلسطینیوں کے خلاف بے شمار کمانڈوز ایکشن کر کے پانچ اعلیٰ فوجی اعزازات حاصل کر چکا ہے

کمال عدوان، کمال ناصر، ابو یوسف النجار کو ٹھکانے لگا دیا تھا۔ اس مشن میں باراک کے ساتھ پندرہ دوسرے اسرائیلی کمانڈوز بھی شریک تھے۔ یہ مشن صرف دس منٹ میں مکمل ہوا تھا۔ جس کے بعد تمام اسرائیلی بغیر کسی نقصان کے واپس پہنچ گئے تھے۔

اسی طرح اسرائیلی ائرلائن کا طیارہ جب ۱۹۷۶ء میں اغواء کر کے یوگنڈا کے شہر اینٹے میں پہنچایا گیا تو اس کی رہائی کے لئے باراک کی سربراہی میں کمانڈوز کی ایک ٹیم ترتیب دی گئی تھی جس نے کامیابی کے ساتھ مشن کو پورا کرتے ہوئے ہائی جیکروں کو قابو کر لیا تھا۔ اس کامیابی پر بھی باراک کو بہادری کا اعلیٰ ترین اعزاز دیا گیا تھا۔

تھا۔ اس کارروائی میں باراک کو معمولی زخم آئے۔ سابق وزیراعظم نتین یاہو بھی اس کارروائی میں شریک تھے ان کا عہدہ اس وقت کیپٹن تھا، جبکہ باراک اس وقت اسرائیلی فوج میں کرنل کے عہدہ پر فائز تھے۔

۱۹۷۳ء میں موساد کو خبر ملی کہ فلسطینیوں کے چند سرکردہ لیڈر بیلجئیم کے ایک طیارے میں برسلز سے لیبیا کے شہر بن غازی جارہے ہیں۔ ان لیڈروں کو قابو کرنے کے لئے اسرائیلی انٹیلی جنس نے ان کا جہاز اغوا کرنے کا منصوبہ ترتیب دیا۔ اس کام کے لئے بھی اسرائیلی کمانڈوز کی جو ٹیم ترتیب دی گئی اس میں باراک کا نام بھی شامل تھا۔ چار کمانڈوز کی یہ ٹیم برطانوی پاسپورٹوں کے بیلجئیم کے طیارے میں سوار ہوئی، جیسے ہی طیارہ بیلجئیم کی فضا سے نکل کر فرانس کی حدود میں داخل ہوا باراک نے کاک پٹ میں پائلٹوں کو قابو کر کے جہاز کا رخ تل ابیب کی جانب موڑنے کا حکم دیا۔ یہ

۱۹۸۲ء میں باراک نے اریل شارون کی قیادت میں لبنان کی جنگ کے دوران نہتے فلسطینیوں کے کیمپوں پر حملے کئے تھے۔ ان حملوں کی تفصیلات اسرائیلی اخبارات میں بھی شائع ہوتی رہی ہیں۔ اس جنگ کے دوران باراک، اسرائیلی فوجی دستے کے ساتھ مل کر بیروت ائرپورٹ کے نزدیک پہنچ گئے تھے، جہاں فلسطینیوں کا مشہور مہاجر کیمپ صابرا واقع تھا۔

اس کیمپ میں باراک نے اسرائیلی فوج کے ساتھ مل کر نہتے فلسطینی بچوں، عورتوں اور مردوں کو قتل کیا تھا۔ فلسطینیوں کے صرف دو کیمپوں صابرا اور شتیلا میں پندرہ ہزار کے قریب فلسطینیوں کو دیوار کے ساتھ کھڑا کر کے گولیوں سے اڑا دیا گیا تھا۔ اس ظالمانہ کارروائی کے علاوہ اسرائیلی فوج نے فلسطینی فدائن کے خلاف بڑی کارروائی بھی کی تھی۔ جس کی وجہ سے پی ایل او کو لبنان سے اپنے مرکز تیونس منتقل کرنے پڑے تھے۔

مشہور فلسطینی لیڈر اور پی ایل او انٹیلی جنس کے سربراہ ابو جہاد کو قتل کرانے میں باراک کا کلیدی کردار تھا۔ تیونس میں پی ایل او کے مرکز پر حملے کے دوران باراک نے انتہائی منظم طریقے سے کارروائی ڈالی تھی۔ اس مشن میں موساد اور اسرائیل کی ملٹری انٹیلی جنس کے ارکان کی کثیر تعداد نے مشترکہ طور پر شرکت کی تھی۔ اسرائیلی وزیراعظم ایہود باراک نے اسرائیلی فوج میں خدمات کے دوران پانچ اعلیٰ ترین فوجی اعزاز حاصل کئے۔ ان خدمات کی بناء پر ایہود باراک کو اسرائیل کی ملٹری انٹیلی جنس کا سربراہ بنا دیا گیا تھا۔

اس منصب پر آنے کے بعد باراک نے مقبوضہ عرب علاقوں کے علاوہ فلسطینی اتھارٹی کے علاقوں میں ملٹری انٹیلی جنس کے نئے خفیہ دفاتر تشکیل دیئے، جس کے بعد

علاقے میں تشدد کی نئی لہر شروع ہو گئی تھی۔
۱۹۹۰ء میں باراک کو اسرائیلی فوج کا ڈپٹی چیف آف اسٹاف مقرر کیا گیا اور آخر میں ۱۹۹۱ء میں وہ اسرائیلی فوج کے چیف آف آرمی سٹاف بنا دیئے گئے۔
۱۹۹۲ء میں اسرائیلی فوج نے جب جنوبی لبنان پر حملہ کیا تو اسے باراک کی طرف سے ہدایات تھیں کہ حماس کے مجاہدین کو سختی سے کچل دیا جائے اس کارروائی میں حماس کے ۴۱۵ ارکان شہید ہوئے جبکہ اسرائیلی فوج کو بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ اسی طرح ان کی سربراہی میں ۱۹۹۳ء میں دوبارہ لبنان پر حملہ کیا گیا تھا اس کارروائی میں حزب اللہ کے ۲۷ ارکان کام آئے۔
۱۹۹۵ء میں ایہود باراک نے فوج سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد سیاست میں آنے کا اعلان کر دیا جس پر انہیں اسحاق رابن نے فوری طور اپنی کابینہ میں وزیر داخلہ کے طور پر لے لیا۔ اسحاق رابن کے قتل تک وہ اس منصب پر فائز رہے۔ رابن کے قتل کے بعد بننے والی کابینہ میں انہیں وزیر خارجہ کا قلمدان سونپا گیا۔
لیکوڈ پارٹی کے نتن یاہو کے اقتدار میں آنے کے بعد جنرل باراک' شامیر کی جگہ لیبر پارٹی کے صدر بن گئے۔ وزارت عظمی کے منصب سے پہلے وہ ہمسایہ عرب ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنے کے حامی تھے۔ وہ شام کے ساتھ گولان کے علاقے پر بھی بات چیت کے حامی ہیں' مگر یہ تمام دعوے اقتدار میں آنے سے پہلے کئے گئے ہیں۔
ابھی ان دعوؤں کی کیا صورتحال نکلتی ہے اس کے بارے میں ابھی کچھ وضاحت کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا۔ باراک کے پس منظر سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیلی مقبوضہ عرب علاقوں اور فلسطینی اتھارٹی کے سلسلے میں اپنا رویہ زیادہ تبدیل نہیں کرے گا۔
(بشکریہ بیت المقدس)

بقیہ : اسلام شرم و حیا اور ہم

عورتوں کو حکم دیا کہ پیچھے ہو جاؤ کیونکہ تمہیں بیچ راستے کے چلنے کا حکم نہیں تمہیں راستے کے کنارے کنارے چلنا چاہیے۔ یہ ارشاد سنتے ہی عورتیں کنارے ہو کر دیواروں کے ساتھ چلنے لگیں۔ (ابو داؤد)
اور آج حال یہ ہے کہ زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس میں موجودہ تہذیب نے مرد اور عورت کے ایک ساتھ عمل دخل کو لازم نہ کر دیا ہو۔

دختران اسلام کے نام

جب بھی کوئی قوم اپنے مقاصد حیات اور ماضی کی تابناک روایات کو فراموش کر دیتی ہے اور دوسری اقوام کی اندھا دھند تقلید کو اپنی زندگی کا شعار بنا لیتی ہے تو وہ اپنے زوال کو دعوت دیتی ہے۔
آج ملت اسلامیہ بھی دوراہے پر کھڑی ہے۔ ایک طرف مغربی تہذیب اور اس کی ظاہری چمک دمک ہے اور دوسری طرف اسلامی تہذیب اور اس کی درخشندہ روایات' یہ تہذیب عفت و پاکیزگی کی تعلیم دیتی ہے۔ دونوں میں ایک راہ اختیار کرنی ہے۔
سوال یہ ہے کہ راہ نجات اور راہ فلاح کونسی ہے۔ راہ فلاح صرف قرآن اور محسن انسانیت اور محسن نسواں کے دیئے ہوئے مقدس قوانین کے اتباع میں ہے۔
اس لئے میری دختران اسلام سے اپیل ہے کہ وہ مغربی معاشرے کے سراب کے پیچھے نہ بھاگیں اور اپنی رنگ و نغمہ سے بھرپور مصنوعی زندگی جو اپنے جلو میں ہلاکت آفرینی کا سامان لئے ہوئے ہے ترک کر دیں اور اپنی عصمت و عفت کے گوہر آبدار کو محفوظ رکھ کر رضائے الٰہی میں کوشاں رہیں اور معاشرے میں اپنا صحیح کردار ادا کر کے دینوی و اخروی فلاح سے ہمکنار ہو سکیں۔

دنیا سے بے رغبتی اور پرہیز گاری کے بارے میں

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا (اس وقت نعمان اپنے دونوں کانوں کی طرف دو انگلیاں لے گئے) کہ تحقیق حلال ظاہر ہے' اور حرام بھی ظاہر ہے' اور دونوں کے درمیان کچھ ملتی جلتی باتیں ہیں' جن کو بہت لوگ نہیں جانتے' پس جو شخص شبہ والی چیزوں سے بچ جائے' تو اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو پاک صاف کر لیا' اور جو کوئی شبہ والی چیزوں میں پڑ گیا' تو وہ اس گڈرئے کی مانند ہو گیا' جو (چراگاہ) رمنی کے گرد چراتا ہے (اپنے گلے کو) اور پھر جلد ہی اس چراگاہ (رمنی) میں پڑ جاتا ہے تحقیق ہر بادشاہ کی رمنی ہوتی ہے' اور تحقیق اللہ تعالیٰ کی رمنی اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں' اور خبردار! تحقیق بدن میں ایک بوٹی (گوشت کا ٹکڑا) ہے جب تک وہ اچھی ہوتی ہے سارا بدن اچھا ہوتا ہے جب بگڑتی ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے' خبردار یہ بوٹی دل ہے۔